Reporting of the November 1985 case judgment in the Pakistani newspaper *Daily Jang*

For the translations of these news reports and discussion about them,
see the book *The Ahmadiyya Case of South Africa,* pages 20–25,
available at: www.ahmadiyya.org/sa-case

***Daily Jang,* Lahore edition, 1 December 1985, front page:**

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت — ABC CERTIFIED — پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

۱۲ صفحات

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ ۵۰ پیسے

جلد ۶ — اتوار ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ یکم دسمبر ۱۹۸۵ء ۱۵ اگھن ب ۲۰۴۲ — نمبر ۴۱

یہ مسئلہ پورے عالم اسلام کا ہے اور عدالت کو اس کی سماعت کا اختیار نہیں تھا

جنوبی افریقہ کی حکومت نے فیصلہ مسلط کیا تو پورا عالم اسلام تحریک چلائے گا ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں اور اسرائیل کے خصوصی تعلقات کے پیش نظر یہودی جج سے کیا توقع ہو سکتی تھی ، ظفر احمد انصاری

کیا یہودی جج عیسائیوں کو جو بنی اسرائیل کے تمام انبیاء کو مانتے ہیں یہودی تسلیم کر سکتا ہے ، چودھری اسمٰعیل اور دیگر وکلاء کا بیان

قادیانیوں کے حق میں فیصلہ متعصب یہودی جج نے کیا

عالمی عدالت انصاف کے جج کی حیثیت سے ظفر اللہ خان نے جنوبی افریقہ کے حق میں فیصلہ دیا تھا ، قادیانی گواہ کے بیان پر کوئی جرح نہیں ہوئی ، ریاض الحسن گیلانی

یہ فیصلہ اتنا ہی قابل نفرت ہے جتنی جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت ، مصری علماء قادیانی مسئلے سے پوری طرح باخبر نہیں ، ضیاء القاسمی

جنوبی افریقہ کی عدالت کے فیصلے نے ثابت کر دیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلموں کی سرپرستی حاصل ہے ، زاہد الراشدی

لاہور (میگزین رپورٹر) ڈپٹی اٹارنی جنرل پنجاب سید ریاض الحسن گیلانی نے نسلی امتیاز رکھنے والی حکومت کی یہودی عدالت کے قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ یہ یک طرفہ فیصلہ ہے۔ جو مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بعد ایک قادیانی کے بیان کو بنیاد بنا کر دیا گیا ہے۔ سید ریاض الحسن گیلانی اس پینل میں شامل تھے جو کیپ ٹاؤن کی اس یہودی عدالت میں مسلمانوں کی طرف سے مقدمہ لڑنے گیا تھا۔ پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک ایسے ملک کے مسلمانوں کی مدد کے لئے جا رہے تھے جہاں آج کے روشنی کے دور میں بھی گوروں نے وہاں کی آبادی کو نسلی امتیاز کی بنیاد پر غلام بنا رکھا ہے۔ اور وہ ایسا ملک ہے جس کے حق میں قادیانیوں کے سرکردہ رہنما سر ظفر اللہ خان نے

بقیہ نمبر ۸ کالم ۲ پر

For continuation of this report see next page.

Continuation on page 8 (*Daily Jang,* Lahore edition, 1 December 1985):

بقیہ:- قادیانی فیصلہ

فیصلہ دیا تھا۔ جب وہ عالمی عدالت انصاف کے جج تھے اور نسلی امتیاز کے بارے میں مقدمہ ان کے روبرو پیش ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیپ جو جنوبی افریقہ کے چار صوبوں میں سے ایک ہے اس کے دارالحکومت کیپ ٹاؤن کی عدالت جسے وہ سپریم کورٹ کہتے ہیں دراصل وہ صوبے کی عدالت ہے۔ جیسے ہمارے ہاں ہائیکورٹ ہے۔ ان کی سپریم کورٹ کے اوپر ایک اور عدالت ہے جسے وہ اپیل کورٹ کہتے ہیں۔ قادیانیوں نے وہاں کی سپریم کورٹ میں درخواست گزاری کہ انہیں

(۱) غیر مسلم نہ کہا جائے۔

(۲) مسلمان اپنے قبرستانوں میں ہمیں اپنے مردے دفن کرنے سے منع نہ کریں۔ اور

(۳) مسلمان اپنی مساجد میں ہمارا داخلہ بند نہ کریں۔

اس مقدمہ کی سماعت چار مرحلوں پر عیسائی جج کے سامنے ہوئی۔ ہم نے پہلے مرحلے میں حکم امتناعی مانگا جو دے دیا گیا۔ اس کے بعد کنفرمیشن کی باری آئی۔ اور ہماری درخواست خارج کر دی گئی۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں جب مقدمے کی باقاعدہ سماعت ہوئی تو جج کو تبدیل کرا دیا گیا اور ایک متعصب یہودی جج مقرر کر دیا گیا۔ اس مرحلے پر ہم نے کہا کہ سب سے پہلے عدالت کے دائرہ اختیار پر بحث ہونی چاہئے۔ کیونکہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور کوئی سیکولر یا غیر مسلم اس مسئلے کو حل کرنے کی اہلیت اور اختیار نہیں رکھتا۔ یہودی جج نے یہ بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس مرحلے پر ہم نے اس یہودی عدالت کے بائیکاٹ کا پروگرام بنایا۔ کیپ ٹاؤن کی مسلم جوڈیشل کونسل نے موقف اختیار کیا چونکہ اس یہودی جج سے انصاف کی توقع نہیں لہٰذا ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔ ۸ نومبر کو یہودی جج نے ایک قادیانی شیر محمد کا بیان قلم بند کیا جس میں اس نے کہا کہ "ہم ختم نبوت کے منکر نہیں، ہم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں" قادیانی گواہ کے اس بیان کو بنیاد بنا کر یہودی جج نے یک طرفہ فیصلہ دے دیا۔ کیونکہ قادیانی گواہ کے بیان پر نہ تو کوئی جرح ہوئی اور نہ ہی یہ مسلمانوں کی موجودگی میں ہوا۔ اس لئے اس فیصلے کی کوئی حیثیت نہیں۔

انٹرنیشنل مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا ضیاء القاسمی نے جنوبی افریقہ کی عدالت کی طرف سے کئے جانے والے فیصلے کو انصاف کی دنیا کا بدترین فیصلہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں نے فیصلہ دینے والی عدالت کا بائیکاٹ کیا تھا اور یہ محض ون مین شو پر مبنی فیصلہ ہے تاہم یہ فیصلہ اسی قدر قابل نفرت ہے جتنی قابل نفرت جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز رکھنے والی حکومت انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں انٹرنیشنل مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کے بارے میں جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کے غیر مسلم جج کے حالیہ فیصلہ کی کوئی دینی یا اخلاقی حیثیت نہیں ہے کیونکہ کسی شخص یا گروہ کو مسلمان یا غیر مسلم قرار دینا خالصتاً مسلم علماء کا کام ہے اور دنیا بھر کے تمام مکاتب فکر کے مسلم علماء کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے متفقہ فیصلہ کے بعد ایک غیر مسلم عدالت کی طرف سے انہیں مسلمان قرار دینے پر اصرار صریحاً جانبداری اور مسلمانوں کے دینی امور میں بے جا مداخلت ہے

ممتاز عالم دین اور جنوبی افریقہ میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان قانونی تنازعہ میں مسلمانوں کی امداد کیلئے جانے والے پاکستانی مسلم ماہرین کے وفد کے رکن مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا کہ کیپ ٹاؤن کی عدالت نے قادیانیوں کے حق میں یک طرفہ فیصلہ سنا کر پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ مسلمان اس فیصلے کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے اور اگر جنوبی افریقہ کی حکومت نے اس فیصلے کو مسلمانوں پر جبراً مسلط کرنے کی کوشش کی تو پورا عالم اسلام تحریک چلائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ لاہوری قادیانیوں کی جانب سے کیپ ٹاؤن کی مقامی عدالت میں درخواست کی گئی تھی کہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین اور مسلمانوں کی مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔

اس درخواست کے بعد مرزائیوں نے عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا لیکن مولانا ظفر احمد انصاری کی قیادت میں پاکستانی علماء اور قانونی ماہرین کے وفد نے کیپ ٹاؤن جا کر حکم امتناعی ختم کرا دیا تھا۔ بعد ازاں مقدمہ سماعت کیلئے پیش کیا گیا تو پاکستان کے گیارہ علماء پر مشتمل وفد نے کیپ ٹاؤن جا کر اپنے وکیل محمد اسماعیل کے ذریعے عدالت میں یہ موقف پیش کیا کہ عدالت کو اس مقدمے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ مسئلہ مقامی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا ہے۔

عالم اسلام متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے لہٰذا یہ مقدمہ خارج کر دیا جائے مولانا لدھیانوی نے بتایا کہ لاہوری مرزائیوں کو یہ پیش کش بھی گئی تھی کہ وہ اپنا مقدمہ کسی ایسی عالمی عدالت میں پیش کریں جس میں مسلمان جج بھی ہو لیکن انہوں نے یہ دلیل تسلیم نہیں کی مسلمانوں کے وکیل کے دلائل عدالت نے کہا کہ جنوری اور فروری ۱۹۸۵ء میں اس امر کا فیصلہ سنا دیا جائے گا کہ عدالت کو سماعت کا اختیار حاصل ہے یا نہیں لیکن جون ۱۹۸۵ء میں عدالت نے فیصلہ سنایا کہ اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار حاصل ہے اور مسلمان علماء و فقہاء سے بہتر فیصلہ کر سکتی ہے کیونکہ عدالت کی نظر میں یہ فیصلہ غیر متعصبانہ اور غیر جانبدارانہ ہو گا اس پر کیپ ٹاؤن کی مسلم کونسل نے دنیا بھر کے معروف دارالفتاویٰ سے فتویٰ لیا ان کا متفقہ فیصلہ یہ تھا کہ کسی غیر مسلم عدالت کا فیصلہ مسلمانوں کیلئے قابل قبول نہیں ہے اور قرآن مجید نے غیر مسلموں کے پاس فیصلہ لے جانے کو طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا قرار دیا ہے یہ فتویٰ عدالت میں پیش کرنے کے بعد یہ بات واضح کر دی گئی کہ مسلمان اس مقدمہ کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔

انہوں نے کہا کہ کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں کی مجموعی تعداد تقریباً بارہ ہزار ہے اگر قادیانیوں نے یہودی جج کے فیصلے کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی کوشش کی تو انہیں اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے گا اور اگر انہوں نے اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کئے تو انہیں بھی نکال کر پھینک دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قادیانیوں کو اسلامی برادری میں شامل کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور اس مقصد کیلئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

پاکستان دستوری کمیشن کے سابق سربراہ مولانا ظفر احمد انصاری نے کہا ہے کہ غیر مسلم عدالت کو کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فیصلہ دینے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس یہودی جج کے یک طرفہ فیصلے سے قادیانی مسلمان نہیں ہو جائیں گے اور نہ ہی اس فیصلے کا دنیا کے کسی مسلمان پر اثر ہو گا حتیٰ کہ جنوبی افریقہ کے مسلمان بھی قادیانیوں کو بدستور غیر مسلم ہی تصور کرتے رہیں گے۔ البتہ اس فیصلے سے جنوبی افریقہ میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان مستقل فتنہ و فساد کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ میں عالم اسلام کی تمام تنظیموں نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے اسرائیل اور یہودیوں کے ساتھ خصوصی تعلقات کے پیش نظر اس یہودی جج سے اور کیا توقع اور امید کی جا سکتی تھی۔

عالمی تنظیم مسلم ماہرین قانون کے رہنما محمد اسماعیل قریشی میاں شیر عالم ملک وقار سلیم میاں ابوالفتح اور حمید اعوان کی جانب سے جنوبی افریقہ کی عدالت پر تنقید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسل پرست لادینی حکومت کی عدالت نے جس کا جج مسٹر ولیم سن ایک یہودی نژاد شخص ہے نے قادیانی مسئلہ پر غیر معقول فیصلہ دے کر ساری امت مسلمہ کی دل آزاری کی ہے۔ یہ فیصلہ قانونی اور منطقی لحاظ سے بھی غیر منصفانہ ہے پہلے تو اس عدالت کو ایسے دینی معاملہ کے بارے میں فیصلہ دینے ہی کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ بالفرض اگر اس کے اختیارات کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو کیا یہی یہودی نژاد جج عیسائیوں کو جو بنی اسرائیل کے تمام انبیاؑ کو اپنا پیغمبر مانتے ہیں یہودی قرار دینے کی جرأت کر سکتا ہے یا پھر کوئی عیسائی حکومت یا عیسائی عدالت یا خود عیسائی مسلمانوں کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اپنا ہم مذہب تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں۔

***Daily Jang,* London edition, 4 December 1985, page 8:**

"قادیانیوں کے حق میں فیصلہ متعصب یہودی جج نے کیا"

جنوبی افریقہ کی حکومت نے فیصلہ مسلط کیا تو پورا عالم اسلام تحریک چلائے گا

مولانا یوسف، چوہدری اسمٰعیل، ریاض گیلانی، ضیاء القاسمی اور زاہد الراشدی کا ردعمل

لاہور۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل پنجاب سید ریاض الحسن گیلانی نے نسلی امتیاز رکھنے والی حکومت کی یہودی عدالت کے قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ یہ یکطرفہ فیصلہ ہے۔ جو مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بعد ایک قادیانی کے بیان کو بنیاد بنا کر دیا گیا ہے۔ سید ریاض الحسن گیلانی اس پینل میں شامل تھے جو کیپ ٹاؤن کی اس یہودی عدالت میں مسلمانوں کی طرف سے مقدمہ لڑنے گیا تھا۔ پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک ایسے ملک کے مسلمانوں کی مدد کے لئے جا رہے تھے جہاں آج کے روشنی کے دور میں بھی گوروں نے وہاں کی آبادی کو نسلی امتیاز کی بنیاد پر غلام بنا رکھا ہے اور وہ ایسا ملک ہے جس کے حق میں قادیانیوں کے سرکردہ رہنما سر ظفر اللہ خان نے (باقی صفحہ [illegible] کالم [illegible] پر ملاحظہ کیجئے)

For continuation of this report see next page.

Continuation on page 7 (*Daily Jang,* London edition, 4 December 1985):

بقیہ :- قادیانی فیصلہ

فیصلہ دیا تھا۔ جب وہ عالمی عدالت انصاف کے جج تھے اور نسلی امتیاز کے بارے میں مقدمہ ان کے روبرو پیش ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیپ جو جنوبی افریقہ کے چار صوبوں میں سے ایک ہے اس کے دارالحکومت کیپ ٹاؤن کی عدالت جسے وہ سپریم کورٹ کہتے ہیں دراصل وہ صوبے کی عدالت ہے۔ جیسے ہمارے ہاں ہائیکورٹ ہے۔ ان کی سپریم کورٹ کے اوپر ایک اور عدالت ہے جسے وہ اپیل کورٹ کہتے ہیں۔ قادیانیوں نے وہاں کی سپریم کورٹ میں درخواست گزاری کہ انہیں

(۱) غیر مسلم نہ کہا جائے۔

(۲) مسلمان اپنے قبرستانوں میں ہمیں اپنے مردے دفن کرنے سے منع نہ کریں۔ اور

(۳) مسلمان اپنی مساجد میں ہمارا داخلہ بند نہ کریں۔

اس مقدمہ کی سماعت چار مرحلوں پر عیسائی جج کے سامنے ہوئی۔ ہم نے پہلے مرحلے میں حکم امتناعی مانگا جو دے دیا گیا۔ اس کے بعد کنفرمیشن کی باری آئی۔ اور ہماری درخواست خارج کر دی گئی۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں جب مقدمے کی باقاعدہ سماعت ہوئی تو جج کو تبدیل کرا دیا گیا اور ایک متعصب یہودی جج مقرر کر دیا گیا۔ اس مرحلے پر ہم نے کہا کہ سب سے پہلے عدالت کے دائرہ اختیار پر بحث ہونی چاہئے۔ کیونکہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور کوئی سیکولر یا غیر مسلم اس مسئلے کو حل کرنے کی اہلیت اور اختیار نہیں رکھتا۔ یہودی جج نے یہ بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس مرحلے پر ہم نے اس یہودی عدالت کے بائیکاٹ کا پروگرام بنایا۔ کیپ ٹاؤن کی مسلم جوڈیشل کونسل نے موقف اختیار کیا چونکہ اس یہودی جج سے انصاف کی توقع نہیں لہٰذا ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔ ۸ نومبر کو یہودی جج نے ایک قادیانی شیر محمد کا بیان قلم بند کیا جس میں اس نے کہا کہ "ہم ختم نبوت کے منکر نہیں، ہم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں" قادیانی گواہ کے اس بیان کو بنیاد بنا کر یہودی جج نے یک طرفہ فیصلہ دے دیا۔ کیونکہ قادیانی گواہ کے بیان پر نہ تو کوئی جرح ہوئی اور نہ ہی یہ مسلمانوں کی موجودگی میں ہوا۔ اس لئے اس فیصلے کی کوئی حیثیت نہیں۔

انٹرنیشنل مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا ضیاء القاسمی نے جنوبی افریقہ کی عدالت کی طرف سے کئے جانے والے فیصلے کو انصاف کی دنیا کا بدترین فیصلہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں نے فیصلہ دینے والی عدالت کا بائیکاٹ کیا تھا اور یہ محض ون مین شو پر مبنی فیصلہ ہے تاہم یہ فیصلہ اسی قدر قابل نفرت ہے جتنی قابل نفرت جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز رکھنے والی حکومت انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں انٹرنیشنل مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کے بارے میں جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کے غیر مسلم جج کے حالیہ فیصلہ کی کوئی دینی یا اخلاقی حیثیت نہیں ہے کیونکہ کسی شخص یا گروہ کو مسلمان یا غیر مسلم قرار دینا خالصتاً مسلم علماء کا کام ہے اور دنیا بھر کے تمام مکاتب فکر کے مسلم علماء کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے متفقہ فیصلہ کے بعد ایک غیر مسلم عدالت کی طرف سے انہیں مسلمان قرار دینے پر اصرار صریحاً جانبداری اور مسلمانوں کے دینی امور میں بے جا مداخلت ہے

ممتاز عالم دین اور جنوبی افریقہ میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان قانونی تنازعہ میں مسلمانوں کی امداد کیلئے جانے والے پاکستانی مسلم ماہرین کے وفد کے رکن مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا کہ کیپ ٹاؤن کی عدالت نے قادیانیوں کے حق میں یک طرفہ فیصلہ سنا کر پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ مسلمان اس فیصلے کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے اور اگر جنوبی افریقہ کی حکومت نے اس فیصلے کو مسلمانوں پر جبراً مسلط کرنے کی کوشش کی تو پورا عالم اسلام تحریک چلائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ لاہوری قادیانیوں کی جانب سے کیپ ٹاؤن کی مقامی عدالت میں درخواست کی گئی تھی کہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین اور مسلمانوں کی مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔

اس درخواست کے بعد مرزائیوں نے عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا لیکن مولانا ظفر احمد انصاری کی قیادت میں پاکستانی علماء اور قانونی ماہرین کے وفد نے کیپ ٹاؤن جا کر حکم امتناعی ختم کرا دیا تھا۔ بعد ازاں مقدمہ سماعت کیلئے پیش کیا گیا تو پاکستان کے گیارہ علماء پر مشتمل وفد نے کیپ ٹاؤن جا کر اپنے وکیل محمد اسماعیل کے ذریعے عدالت میں یہ موقف پیش کیا کہ عدالت کو اس مقدمے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ مسئلہ مقامی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا ہے۔

عالم اسلام متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے لہٰذا یہ مقدمہ خارج کر دیا جائے مولانا لدھیانوی نے بتایا کہ لاہوری مرزائیوں کو یہ پیش کش بھی کی گئی تھی کہ وہ اپنا مقدمہ کسی ایسی عالمی عدالت میں پیش کریں جس میں مسلمان جج بھی ہو لیکن انہوں نے یہ دلیل تسلیم نہیں کی مسلمانوں کے وکیل کے دلائل عدالت نے کہا کہ جنوری اور فروری ۱۹۸۵ء میں اس امر کا فیصلہ سنا دیا جائے گا کہ عدالت کو سماعت کا اختیار حاصل ہے یا نہیں لیکن جون ۱۹۸۵ء میں عدالت نے فیصلہ سنایا کہ اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار حاصل ہے اور مسلمان علماء و فقہاء سے بہتر فیصلہ کر سکتی ہے کیونکہ عدالت کی نظر میں یہ فیصلہ غیر متعصبانہ اور غیر جانبدارانہ ہو گا اس پر کیپ ٹاؤن کی مسلم کونسل نے دنیا بھر کے معروف دار الفتاویٰ سے فتویٰ لیا ان کا متفقہ فیصلہ یہ تھا کہ کسی غیر مسلم عدالت کا فیصلہ مسلمانوں کیلئے قابل قبول نہیں ہے اور قرآن مجید نے غیر مسلموں کے پاس فیصلہ لے جانے کو طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا قرار دیا ہے یہ فتویٰ عدالت میں پیش کرنے کے بعد یہ بات واضح کر دی گئی کہ مسلمان اس مقدمہ کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔

انہوں نے کہا کہ کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں کی مجموعی تعداد تقریباً بارہ ہزار ہے اگر قادیانیوں نے یہودی جج کے فیصلے کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی کوشش کی تو انہیں اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے گا اور اگر انہوں نے اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کئے تو انہیں بھی نکال کر پھینک دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قادیانیوں کو اسلامی برادری میں شامل کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور اس مقصد کیلئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

عالمی تنظیم مسلم ماہرین قانون کے رہنما محمد اسماعیل قریشی میاں شیر عالم ملک وقار سلیم میاں ابو الفتح اور حمید اعوان کی جانب سے جنوبی افریقہ کی عدالت پر تنقید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسل پرست لادینی حکومت کی عدالت نے جس کا جج مسٹر ولیم بن ایک یہودی نژاد شخص ہے نے قادیانی مسئلہ پر غیر معقول فیصلہ دے کر ساری امت مسلمہ کی دل آزاری کی ہے۔ یہ فیصلہ قانونی اور منطقی لحاظ سے بھی غیر منصفانہ ہے پہلے تو اس عدالت کو ایسے دینی معاملہ کے بارے میں فیصلہ دینے ہی کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ بالفرض اگر اس کے اختیارات کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو کیا یہی یہودی نژاد جج عیسائیوں کو جو بنی اسرائیل کے تمام انبیاء کو اپنا پیغمبر مانتے ہیں یہودی قرار دینے کی جرأت کر سکتا ہے یا پھر کوئی عیسائی حکومت یا عیسائی عدالت یا خود عیسائی مسلمانوں کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اپنا ہم مذہب تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں۔

Daily Jang, London edition, 2 December 1985, front page:

جنوبی افریقہ کے یہودی جج کے فیصلہ سے قادیانی مسلمان ہو جائیں گے؟

اسرائیل سے قادیانیوں کے خصوصی تعلقات ہیں، مولانا ظفر انصاری کا ردعمل

کراچی (نمائندہ جنگ) پاکستان دستور کمیشن کے سابق سربراہ اور جنوبی
افریقہ میں قادیانیوں اور وہاں پر مسلمانوں کی عدالتی کونسل کے درمیان مقدمہ
کی ایک سال قبل پیروی کے لئے پاکستان سے جانے والے وفد کے سربراہ
مولانا ظفر احمد انصاری نے کہا ہے کہ کسی غیر مسلم عدالت کو کسی کے مسلمان ہونے
یا نہ ہونے کے بارے میں فیصلہ دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے وہ ہفتہ
کو جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر تبصرہ کر رہے تھے جس کے
تحت وہاں کے جج ولیسن نے قادیانیوں کو مسلمان قرار دے دیا ہے مولانا
انصاری نے کہا کہ یہ جج یہودی ہے اور اس کے یہودی ہونے ہی کی بنا پر کیپ
ٹاؤن کی عدالتی کونسل نے عدالتی کارروائی کا بائیکاٹ کیا تھا اور یہ کہا تھا
کہ کسی غیر مسلم عدالت کو مسلمانوں سے متعلق دینی امور پر فیصلہ کرنے کا
کوئی حق حاصل نہیں انہوں نے کہا کہ اس یہودی جج کے اس یکطرفہ فیصلہ
سے قادیانی اور احمدی مسلمان نہیں ہو جائیں گے اور نہ ہی اس فیصلے کا اثر
دنیا کے کسی بھی مسلمان پر ہوگا اس فیصلے سے جنوبی افریقہ میں مسلمانوں اور قادیانیوں
کے درمیان مستقل فتنہ و فساد کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ مولانا انصاری نے مزید
کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ سارے عالم اسلام کا فیصلہ ہے
اور عالم اسلام کی تمام تنظیموں نے مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کو اتفاق رائے
کے ساتھ غیر مسلم قرار دیا تھا انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے اسرائیل اور
اور یہودیوں کے ساتھ خصوصی تعلقات کے پیش نظر اس یہودی جج سے
اس کے علاوہ کیا توقع اور امید کی جا سکتی تھی کہ وہ قادیانیوں کو مسلمان نہ
قرار دے دے انہوں نے کہا کہ اسرائیل میں نہ صرف قادیانیوں کو رہنے

باقی آخری صفحہ کالم (۳)

Daily Jang, London edition, 19 February 1986, page 2, col. 7:

جج یہودی نہیں عیسائی تھے

مکرمی! جنوبی افریقہ میں احمدیوں سے متعلق مقدمہ کی بازگشت گزشتہ
دنوں اخبارات میں کافی رہی۔ برطانیہ اور پاکستان سے علماء کرام نے اس مقدمے
کے بارے میں اپنے نقطۂ نظر کا برملا اظہار کیا۔ لیکن اس مقدمے کے سلسلے میں
کچھ حقائق غلط طور پر بتائے جا رہے ہیں جن کی تصحیح کرنا میں ضروری سمجھتا
ہوں، کیونکہ میں خود اس مقدمے میں شریک تھا۔ اس مقدمے میں بار بار
لفظ قادیانی استعمال کیا گیا، جو غلط ہے، کیونکہ مدعی صرف احمدیہ انجمن اشاعت
اسلام لاہور (جنوبی افریقہ شاخ) تھی۔ جو لاہوری احمدی کے نام سے
مشہور ہے۔ دوسری بات یہ کہ جج ولیم سن یہودی نہیں، بلکہ رومن کیتھولک
عیسائی تھے۔ تاہم گزشتہ سال کے مقدمے میں جج ضرور یہودی تھے۔ لیکن
اس کے باوجود اس مقدمے کا بائیکاٹ نہیں کیا گیا، اس لئے اس مرتبہ مقدمے
کے بائیکاٹ کی یہ وجہ قرار دینا درست نہیں کہ چونکہ مقدمے کا جج یہودی
تھا، اس لئے مقدمے کا بائیکاٹ کیا گیا، یہ کوئی نئی بات نہیں، بلکہ
ماضی میں بھی غیر مسلم عدالتیں مسلمانوں کے مقدمات کا فیصلہ کرتی رہی ہیں،
بھارت، جنوبی افریقہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے مقدمات کی
سماعت غیر مسلم عدالتیں ہی کرتی ہیں، علاوہ ازیں یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اس مقدمے سے قبل
زیریں عدالت نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ دیتے ہوئے مسلمانوں کا یہ موقف
تسلیم کیا تھا، کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس مقدمے کی
تین سال کی کارروائی میں کبھی بھی عدالت نے احمدیوں کے خلاف اس
نوعیت کا فیصلہ نہیں دیا۔ (ڈاکٹر زاہد عزیز)
(۲۴، السواشر کریسنٹ۔ بریکوٹ، نوٹنگھم)

نوٹ:۔ جنوبی افریقہ کی عدالت کے فیصلے پر مختلف مکاتب فکر
کے علماء کرام اور دیگر حضرات نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا
جو اخبار میں شامل اشاعت ہوتی رہی۔ لیکن بعد میں یہ سلسلہ صرف
اس لئے بند کر دیا گیا، کیونکہ اس سے تنازعہ میں شدت پیدا ہونے کا
احتمال تھا، لیکن ڈاکٹر عزیز کا مندرجہ بالا مراسلہ صرف اس لئے
شائع کیا جا رہا ہے کہ ان کے بقول عدالتی فیصلے کی خبر میں بعض حقائق
مسخ کر دیئے گئے اور وہ ان کی تصحیح کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں
مزید بحث کی اشاعت سے ہم معذرت خواہ ہیں (ادارہ)